حج کے دینی فائدے

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ باز مفتی اعظم سعودی عرب

ترجمہ : عبدالہادی العمری

حج اسلام کا ایک اہم فریضہ اور عبادت ہے۔ جس میں حکمتوں اور مصلحتوں کے خزانے بھرے پڑے ہیں۔ جو انسان کیلئے دنیا اور آخرت کی سربلندی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اس لئے حج ہر کلمہ گو، صاحب حیثیت مسلمان پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے جو وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی شہادت اور رسول اکرم ﷺ کی رسالت کی شہادت : اقامت صلوٰۃ، زکوٰۃ کی ادائیگی، رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔ (صحیح بخاری و مسلم)

مختلف احادیث میں اس کی مزید وضاحت موجود ہے حج کی فرضیت سن نو یا دس ہجری میں ہوئی۔ حج کے اہم فائدوں میں سے ایک ہے کہ انسان اس کی وجہ سے دنیوی الائش سے اپنے آپ کو پاک وصاف کر سکتا ہے جیسے کہ فرمان نبوی ﷺ ہے جو اس گھر کی زیارت چاہے عمرہ کیلئے ہو یا حج کیلئے اس طرح کرے کہ اس دوران وہ ظاہری اور باطنی گناہوں سے بچا رہے تو وہ ایسے واپس لوٹے گا جیسے کہ آج ہی اس کی پیدائش ہوئی ہو۔ (بخاری و مسلم)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کیلئے کفارہ ہے اور حج مبرور کا صلہ لازمی جنت ہے (بخاری و مسلم) لیکن یہ عظیم صلہ اس بندہ خوش نصیب کیلئے ہے جو حج یا عمرہ شرعی اصول واحکام کی روشنی میں انجام دے۔ یقیناً وہ اس گھر کی عظمت اور یہاں کی دعاؤں کی برکت کے نتیجہ میں پاک وصاف ہو کر واپس اپنے وطن لوٹے گا، جو سب سے بڑی نعمت ہے۔ بلکہ انبیاء کرام کی دنیا میں بعثت کا اہم مقصد یہی ہے کہ وہ انسانوں کا تزکیہ کریں اور انہیں اندرونی بیماریوں اور عیوب سے پاک کریں اور اخلاقی بلندیوں پر فائز کریں قلب و دماغ کے تزکیہ کیلئے ایک بڑا ذریعہ نمازوں کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی، روزوں کا اہتمام اور شرعی طریقہ سے حج کی انجام دہی ہے۔ چنانچہ ایک حاجی جب احرام کے سیدھے سادھے لباس میں تلبیہ بلند کرتا ہے :

لبیک اللھم لبیک، لبیک لا شریک لک لبیک

کہ حاضر ہوں میں میرے مولا حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک اور ساجھی نہیں گویا لبیک کا ترانہ توحید الٰہی کی شہادت اور عظمت الٰہی کا اعتراف ہے کہ ہم ہر قسم کے شرک سے اپنے آپ کو بری کر رہے ہیں کہ الٰہی تیرے سوا نہ کوئی اس قابل ہے کہ ہم اس کی بندگی کریں اور نہ ہی کوئی اس قابل ہے کہ ہم اپنی مصیبتوں میں اس کی طرف نظر اٹھائیں اور نہ ہی کوئی اس قابل ہے کہ ہماری کسی مصیبت کو دور کر دے اور تلبیہ کو بلند آواز سے پڑھنے میں یہی حکمت ہے کہ اس توحید کو نہ صرف قبول کریں بلکہ اس کا اعلان کریں چنانچہ حج کے اہم فائدوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنی عبادت میں اخلاص اور للہیت پیدا کرنا سکھے بلکہ کعبۃ اللہ کی بنیاد ہی اسی

توحید پر ہے جیسے کہ فرمان الہی ہے جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کی تعمیر کا حکم دیا تاکہ کوئی میرے ساتھ شرک نہ کرے اور میرا گھر طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں، رکوع اور سجدہ کرنے والوں کیلئے پاک وصاف رکھا جائے لہذا اس گھر کی تعمیر کے بعد حضرت ابراہیمؑ نے ندا دی کہ اے لوگو! اس گھر کی طرف چلے آؤ اور اللہ نے اس ندا کو دور دور تک پہنچایا چنانچہ اس وقت سے آج تک یہ گھر عبادت کرنے والوں سے ایسا آباد ہے کہ اس کی مثال کسی اور جگہ نہیں دی جاسکتی اور ہر آنے والا مختلف فائدوں سے مالا مال ہو کر واپس لوٹتا ہے۔ حج کے اہم فائدوں میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمان ایک دوسرے سے ملاقات کر کے ان کے دکھ سکھ کو سمجھنے کی کوشش کریں اور ایک دوسرے کیلئے خیر خواہی اور وعظ ونصیحت کا کام اور خیر و بھلائی میں آپس میں تعاون کریں اور جو کچھ رشد وہدایت کی باتیں ہیں وہ ایک دوسرے کے درمیان عام کریں تاکہ دعوت و تبلیغ کا کام بھی انجام پاسکے۔ کیونکہ یہیں سے دینی دعوت پھیلی اور توحید کی کرنیں پھوٹیں لہذا زائرین بیت اللہ کو چاہئے کہ کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی میں موجود علماء کرام سے خصوصی طور پر استفادہ کریں اور علماء کرام کو چاہیئے کہ وہ لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ بطریق احسن انجام دیں۔ غرض یہ دن سیکھنے سکھانے کے ہیں چاہے قیام مکہ مکرمہ کا عرصہ ہو یا وقوف منیٰ عرفات یا مزدلفہ یا زیارت مسجد نبوی کے دن۔۔۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کے حق میں پیکر محبت بن جائے۔ درس و تدریس کے معاملات میں آدمی کو عجز وانکساری اختیار کرنی چاہئے۔ کیونکہ تکبر علمی راستوں کو بند کر دیتا ہے اور متکبر شخص دینی خزانوں سے محروم ہو جاتا ہے جیسے کہ مشہور تابعی حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ علم شرمانے اور تکبر کرنے والے حاصل نہیں کر سکتے لہذا اس میں مردوں اور خواتین کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ ویسے بھی علم دین کے حصول کی اس قدر فضیلت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو علم کی تلاش میں چلے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت کا راستہ آسان فرمادے گا اور ایک صحیح حدیث میں علم کی بڑی عمدہ مثال بیان کی گئی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم دے کر مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال اس بارش کی ہے جو زمین پر برستی ہے لیکن زمین اپنی صلاحیت کے مطابق مختلف اثر دکھاتی ہے ایک حصہ زمین کا وہ ہے جو زرخیز ہے بارش کا پانی گرتے ہی وہاں سے سبزہ لہلہا اٹھتا ہے اور ایک حصہ ایسی نشیبی زمین کا ہے جہاں سبزہ تو نہیں اگتا لیکن پانی وہاں رک جاتا ہے۔ انسان اور مویشی اس سے فائدہ اٹھالیتے ہیں اور ایک حصہ ایسی چٹیل زمین کا ہے جہاں نہ سبزہ اگتا ہے اور نہ ہی پانی وہاں رکتا ہے بلکہ بہہ جاتا ہے یہی مثال علم دین حاصل کرنے والوں کی ہے کہ کچھ خود بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور ان کے ذریعہ دوسرے بھی مستفید ہوتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو خود تو عمل نہیں کرتے لیکن دوسرے ان کے علم سے فائدہ اٹھالیتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو نہ خود فائدہ اٹھاتے ہیں اور نہ اس سے کوئی دوسرا فائدہ اٹھاسکتا ہے۔ لہذا حج کے اس موقع پر علم دین کی نشر واشاعت کے لئے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہیے۔ لیکن علم دین سے مراد وہ علم ہے جو خالص قرآن وسنت سے ماخوذ ہو۔ قرآن وسنت کو چھوڑ کر شخصی آراء اور لوگوں کے نظریات اور خیالات پر اصرار کا یہ موقع نہیں اور جو لوگ صحیح معلومات کے بغیر دوسروں کے لئے مسائل بیان کرتے ہیں۔ یہ بھی سخت غلطی ہے۔ کیونکہ مطلوبہ علم کے بغیر مسائل بیان کرنا نقصان دہ ہو سکتا ہے اور حج کا ایک اہم فائدہ نوافل، تلاوت قرآن مجید، طواف بیت اللہ اور ذکر واذکار کی کثرت ہے لہذا تمام حجاج اور زائرین بیت اللہ کو چاہیے کہ قیام مکہ کے دوران زیادہ سے زیادہ اپنا وقت نوافل، طواف، ذکر واذکار اور تلاوت قرآن مجید میں لگائیں تاکہ نیکیوں میں اضافہ کر سکیں اور چلتے پھرتے تسبیح و تہلیل کا ورد جاری رکھیں اور عجز وانکساری کے ساتھ کثرت سے دعائیں کرتے رہیں اور یہی وہ جگہ ہے جہاں آدمی اپنی نذریں جو اللہ کی اطاعت کیلئے مانی گئی ہوں پوری کرے گو کہ نذر ماننے کا کوئی فائدہ نہیں جیسے کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ نذر کوئی خیر نہیں لاسکتی..... تاہم اگر کسی نے اچھے کام کی نذر کی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پوری کرے لہذا جس نے یہاں نماز، طواف یا کسی اور عبادت کی نذر مانی ہو وہ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قیام مکہ کے دوران